ٹائیٹل بار اوّل

رسالہ موسوم بہ

سچائی کا اظہار

جسمیں عبداللہ اتھم صاحب رئیس امرت سر مسیحی کا بشرط منظوری

اسلام لانے کا اقرار نامہ ہے اور نیز بعض

فاضل اور مستند علماء عرب اور شام

کی اس عاجز کی نسبت

تصدیق

ہے

مطبع ریاض ہند امرتسر میں چھپا

قیمت ۶ پائی

تعداد جلد ۷۰۰

﴿۲﴾ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پادری صاحبوں کو جو شیخ بٹالوی محمد حسین صاحب کے اشاعۃ السنۃ سے مذہبی امور میں ایک نمایاں مدد پہنچی اس کا ذکر

امریکن مشن پریس لدھیانہ میں ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک ایم ڈی میڈیکل مشنری امرتسر کی طرف سے ایک اشتہار اس عاجز کے مقابل پر ۱۲ مئی ۱۸۹۳ء کو چھپا ہے جس میں شیخ محمد حسین المعروف مولوی ساکن بٹالہ کا ایک پیرایہ میں شکریہ بیان کیا گیا ہے اور درحقیقت عیسائیوں کے لئے مقام شکر تھا کیونکر ڈاکٹر صاحب اس عاجز کے مقابلہ پر اسلام اور عیسائی مذہب کی تنقید اور تحقیق اور حق و باطل کے پرکھنے کے لئے مباحثہ منظور تو کر بیٹھے مگر پیچھے سے غور کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب پر کچھ خوفناک سی حالت طاری ہوگئی۔ سچ ہے کہ انسان کو خدا بنانے کے وقت عند المقابلہ بدن کانپ جاتا ہے۔ خدا خدا ہی ہے اور انسان انسان۔ چہ نسبت خاک را با قادرِ پاک۔ غرض جب یہ دھڑکا حضرات پادری صاحبوں کو دامن گیر ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ اسلام کی صراط مستقیم کے مقابل پر عیسائی منصوبہ کی ساری قلعی کھل جائے تو یہ کوشش کی گئی کہ یہ بحث کسی طرح ملتوی ﴿۳﴾ رہے تو اچھا ہے اور یہ پیالہ کسی طرح ٹل جائے تو بہتر ہو۔ اس غم وہم کے وقت میں شیخ جی سے ان کو خوب مدد ملی۔ غالباً گمان گذرتا ہے کہ خود شیخ صاحب امداد کی غرض سے پوشیدہ طور پر حضرات پادری صاحبوں کی خدمت میں گئے ہوں گے کیونکہ جو ڈاکٹر صاحب نے مجھ کو خط لکھا ہے اور اشاعۃ السنۃ کے بعض مضامین درج فرمائے ہیں وہ عبارت شیخ جی کی عبارت سے بہت ہی مشابہ ہے اگر شیخ جی کو قسم دے کر پوچھا جائے تو غالباً انکار بھی نہیں کریں گے اور پھر جب وہ ضمیمہ نور افشاں جو ۱۲ مئی ۱۸۹۳ء میں چھپا ہے اور اس وقت ہمارے ہاتھ میں ہے اس کو غور سے

دیکھتے ہیں تو وہ یہی گواہی دے رہا ہے چنانچہ اس کی عبارت یہ ہے۔ آپ (اے باشندگان جنڈیالہ) ایک ایسے بزرگ کو (یعنی اس عاجز کو) بحث کے لئے پیش کرتے ہو جن کو اولاً ایک محمدی شخص بھی تصور کرنا مشکل ہے۔ آپ کن خیالوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ کیا آپ نے وہ فتوے جو کہ علماء اسلام پنجاب و ہندوستان نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں شائع کئے ہیں نہیں دیکھے۔ وہ فتاویٰ مذکورہ میں یوں لکھتے ہیں۔ جو کچھ ہم نے سوال سائل کے جواب میں کہا اور قادیانی کے حق میں فتویٰ دیا ہے وہ صحیح ہے کتاب وسنت واقوال علماء امت اس کی صحت پر شاہد ہیں سب مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے دجال کذاب سے احتراز اختیار کریں اور اس سے وہ دینی معاملات نہ کریں جو کہ اہل اسلام میں باہم ہونے چاہئیں نہ اس کی صحبت اختیار کریں اور نہ اس کو ابتداءً سلام کریں اور نہ اس کو دعوت مسنون میں بلاویں اور نہ اس کی دعوت قبول کریں اور نہ اس کے پیچھے اقتدا کریں اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ یہ دین کے چور ہیں بیماری بڑھاتے ہیں۔ دجّال۔ کذاب۔ ملعون۔ ملحد۔ دائرہ اسلام سے خارج کافر بلکہ اکفر پلید۔ کھچری ابلیس کا گمراہ کیا ہوا اوروں کا گمراہ کرنے والا۔ سنت و جماعت سے خارج بڑا بھاری دجال بلکہ عم دجّال اور دین کے ذریعہ سے دنیا کمانے والا۔ اور اگر مفصل دیکھنا ہو تو کتاب اشاعة السنة النبويه مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب سے منگوا کر دیکھ سکتے ہیں قیمت ۸؍ رہے لاہور سے مل سکتی ہے۔ آپ عجب غفلت میں پڑے ہیں کہ اب تک اس کتاب کو نہیں دیکھا۔ آفرین آپ پر اور جنڈیالہ کے اہل اسلام کی ہمت پر جس کا جنازہ بھی جائز نہیں اسی کو آپ نے پیشوا مقرر کیا۔ واہ صاحب واہ آپ کی یہ خوش فہمی۔ ﴿۴﴾

اب غور سے دیکھنا چاہئے کہ پادری صاحب نے میاں بٹالوی اور ان کی اشاعت سنة سے کیا کچھ فائدہ اٹھایا ہے اور ہمارے حضرات مکفّرین نے کیا کچھ مخالفوں کو موقعہ دیدیا۔ مگر یہ مقام خوشی کا ہے کہ اس پُر فتنہ خط کو دیکھ کر جو اشاعة السنة کے حوالہ سے لکھا گیا تھا جنڈیالہ کے قوی الایمان لوگوں نے ایک ذرہ جنبش نہیں کھائی اور میاں محمد بخش نے جنڈیالہ سے نہایت دندان شکن جواب حضرات پادری صاحبوں کو دیا اور لکھا کہ کوئی مذہب اختلاف سے خالی نہیں

اور عیسائی بھی اس سے باہر نہیں اور ہم ایسے مولویوں کو خود مفسد سمجھتے ہیں جو ایک مسلمان مؤید اسلام کو کافر ٹھہراتے ہیں۔

اطلاعِ عام

﴿۵﴾

شیخ بٹالوی صاحب اشاعۃ السنۃ نے دومرتبہ یہ پختہ عہد کیا تھا کہ میں اس خط کا جواب جو عربی تفسیر اور قصیدہ بالمقابل کے بارہ میں اس طرف سے بطور اتمام حجت کے لکھا گیا تھا فلاں فلاں تاریخ کو ضرور بھیج دوں گا تخلّف نہیں ہوگا۔ اب ان دونوں تاریخوں پر سولہ دن اور گذر گئے اور خدا جانے ابھی کس قدر گذرتے جائیں گے۔ شیخ صاحب کا بار بار وعدہ کرنا اور پھر توڑنا صاف دلالت کر رہا ہے کہ وہ اب کسی مصیبت میں مبتلا ہو رہے ہیں اور تین روز کا ذکر ہے کہ ایک مجمل پیغام مجھ کو امرتسر سے پہنچا کہ بعض مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اس مباحثہ میں اگر مسیح کی وفات حیات کے بارہ میں بحث ہوتی تو ہم اس وقت ضرور ڈاکٹر کلارک صاحب کے ساتھ شامل ہو جاتے۔ لہذا عام طور پر شیخ جی اور ان کے دوسرے رفیقوں کو اطلاع دی جاتی ہے بلکہ قسم دی جاتی ہے کہ یہ بخار بھی نکال لو۔ حیات وفات مسیح کے بارے میں ڈاکٹر کلارک صاحب کے ساتھ ضرور بحث ہوگی بیشک اس کی مدد کرو۔ واعْلَمُوْا انّ اللّٰہ یُخْزِی الکَاذِبِین وَاٰخرُ دَعْوَانا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب کے ایک وہم کا ازالہ

﴿۶﴾

ڈاکٹر صاحب نے اپنے اشتہار ۱۲ مئی ۱۸۹۳ء میں جو بطور ضمیمہ نور افشاں لدہانہ کے شائع ہوا ہے۔ شیخ بٹالوی صاحب کی کتاب اشاعۃ السنۃ سے یہ دھوکا کھایا ہے یا لوگوں کو دھوکا دینا چاہا ہے کہ گویا مستند علماء اسلام کے اس عاجز کو کافر قرار دیتے ہیں اس لئے عام و خاص کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ تمام مستند علماء اسلام جن کو خدا تعالیٰ نے علم و عمل بخشا ہے اور نور فراست ایمانیہ عطا کیا ہے وہ میرے ساتھ ہیں اور اس وقت چالیس کے قریب ہیں اور فریق ثانی کے ساتھ اکثر ایسے لوگ ہیں جو صرف نام کے مولوی اور علمی اور عملی کمالات سے تہیدست ہیں اگر اس عاجز

کا یہ بیان ڈاکٹر صاحب کی نظر میں محمول برمبالغہ نہ ہوتو ڈاکٹر صاحب کسی ایسے جلسہ مباحثہ میں جو علماء مخالفین اور اس عاجز کے گروہ کے فاضل علماء میں واقعہ ہو خود شامل ہو کر دیکھ لیں بلکہ عنقریب ایک ایسا جلسہ مباحثہ ۱۵ جون ۱۸۹۳ء تک ہونے والا ہے جس میں فریق مخالف مولوی غلام دستگیر اور ان کے ہم مشرب تمام علماء لاہور کے ہوں گے اور اس طرف سے کوئی ایک یا دو فاضل مقابلہ کے لئے تجویز کئے جائیں گے پھر پادری صاحب بچشم خود دیکھ سکتے ہیں کہ علماء ربّانی اور مستند فاضل کس طرف ہیں اور نام کے مولوی اور ژولیدہ زبان کس طرف۔ نقل مشہور ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ ایک دشمن بخیل کی قلم سے جو نکلے وہ یکطرفہ بیان عقلمند کی نظر میں ہرگز وقعت اور عزت نہیں رکھتا بلکہ ہر یک حقیقت عندالامتحان کھلتی ہے۔ ﴿۷﴾

ماسوا اس کے ڈاکٹر صاحب یہ بھی جانتے ہیں کہ اسلام کے مستند علماء کا تخت گاہ حرمین شریفین ہے زاد ھما اللّٰہ مَجْدًا و شرفًا وبرکۃً اور اسلام میں یہی بلاد عرب خاص کر کے مکہ و مدینہ دین کا گھر سمجھے جاتے ہیں سو ان متبرک مقامات کے جگر گوشہ اور فاضل مستند بھی اس عاجز کے ساتھ شامل ہوتے جاتے ہیں۔ چنانچہ بطور نمونہ تین بزرگوں کی تحریرات ذیل میں لکھتا ہوں۔

(ایک فاضل عرب کی اس عاجز کی کتاب آئینہ کمالات اسلام اور تبلیغ کے اعلیٰ درجہ کی بلاغت پر گواہی جو ایک بلدہ عظیمہ میں تعلیم ادب وغیرہ کے مدرس ہیں)

اخی مکرم مولوی حافظ محمد یعقوب صاحب سلمہ ڈیرہ دون سے لکھتے ہیں کہ میں ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ آپ امام زمانہ ہیں مؤید من اللہ ہیں علماء کو اللہ تعالیٰ نے ضرور آپ کا شکار بنایا ہے یا غلام، آپ کا مخالف کبھی کامیاب نہ ہوگا مجھے اللہ تعالیٰ آپ کے خادموں میں زندہ رکھے اور اسی میں مارے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر ایک عرب عالم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہیں شامی ہیں۔ سید ہیں۔ بڑے ادیب ہیں ہزاروں اشعار عرب عاربہ کے حفظ ہیں ان سے آپ کے بارے میں گفتگو ہوئی وہ عالم متبحر اور میں عامی محض مگر توفی کے معنے میں کچھ بحث نہ پڑا۔ آپ کی عبارت آئینہ کمالات اسلام جو عربی ہے ان کو دکھائی گئی۔ کہا واللہ ایسی عبارت ﴿۸﴾

عرب نہیں لکھ سکتا ہندوستانی کو تو کیا طاقت ہے۔قصیدہ نعتیہ دکھایا پڑھ کر رو دیا اور کہا خدا کی قسم میں نے اس زمانہ کے عربوں کے اشعار کو کبھی پسند نہیں کیا اور ہندیوں کا تو کیا ذکر ہے مگر ان اشعار کو حفظ کروں گا۔اور کہا واللہ جو شخص اس سے بہتر عبارت کا دعویٰ کرے چاہے عرب ہی کیوں نہ ہو۔وہ ملعون مسیلمہ کذّاب ہے۔تمّ کلامہ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ کلام ربّانی اور تائید سبحانی کا اعجاز ہے آدمی کا کام نہیں۔میں نے حضرت کو اپنی جان اور اپنی اہل اور اولاد میں مالک کر دیا۔

محبت نامہ فاضل عربی اس عاجز کی طرف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یا من انشد نسیم الاشتیاق عن وسیم وصفه واستنشق عباهر الازاهر من شمیم عطره وعبیر عرفه احیط حضرتک العالیة باسرار الا سرار واعیذ سعادتک السامیة من نوائب الا قدار لا زالت سفن نجاتک تجری فی بحار العلوم والو یة سیادتک معقود ة لحل اشکالات المنطوق والمفهوم ولا برحت الجباه لعلوحضرتک ساجدة والافواه بالثناء علی محاسن ذ اتک شاهدة لا احصی ثنائی علیک ولا دعائی وشوقی الیک السلام علیکم ورحمة اللّٰه و برکاته تحیة عَنۡ وِدٍّ ﴿۹﴾
اکیدٍ و قلب لم یکدره تنکید اما بعد فان راقم الاحرف قدهبت به نسیم الامال و زعزعته لواعج الانتقال حتی قذفته سهام الا قدار فی بلدة هذه الدیار فجمعته طرق الا تفاق بتقدیر الملک الخلاق بالا خ الرفیق والمولی الشفیق الحافظ المولوی محمد یعقوب وقاه الله من ورطات العیوب و وهدات الذنوب فی بلدة دهره دون لازال رحبها بالمواهب الالٰهیة مشحون فاخذنا نجنی ثمار الاخبار و ندیر اقداح التذکار عما مضٰی و تقدم من الازمان والاثار حتی افضی بنا الحدیث الی هذا الزمان فذکرت حضرتکم العلیة فسئلتهٗ عن بیانها بو جه التفصیل والایضاح فاخبرنی بالجناب ومناقبه بماکان اهلا له حتی

ثنی عنان فکری واستمال عطف خاطری الی مشاهدة الذات لما سمعت من بدیع الصفات اذا الکلام صفة لقائله ولا یخفی مافی المشاهدة من عمیم الفائدة ولذلک طلبها الکلیم علیه السلام ولم یمنعنی من تلک الامشقة الطریق و توقد الرمضاء واصفرار الید وخرق الجیب وعدم الراحلة (شعر)

ولوانّی اطیر لطِرت شوقا الیک ولم اکن عن ذالک ناحی

ولکن اجنحی قصت وّ صیرت وکیف یطیر مقصوص الجناح ﴿۱۰﴾

وعلی کل حال فان عدم ذلک بالاقدام فممکن ان یکون بالاقلام لاسیما وقدقیل القلم احد اللسانین والمراسلة نصف المواصلة ولکن لیس الخبر کالعیان اذهو عین الیقین الاانا اذا فقدنا الماء صرنا الی بدیله. والسلام

فاضل عربی کے محبت نامہ کا جواب اس عاجز کی طرف سے

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته. امابعد فاعلم یا محبی ومخلصی قد وصلنی کتابکم العزیز واذا فتحته ونظرت الیه قرأته وفهمت مافیه فاذا هومن حب حفی وتقی وفهیم وذکی ناقد بصیر ذی رأی صائب وعقل عزیز الی فقیر. عرضة تکفیرٍ. مهجور صغیرٍ و کبیرٍ. فحمدت اللّٰه علی انه وهب لی کمثلک محبًا مسلیًا من العرب العرباء وبشرنی به نسیم محبة تلک الشرفاء وکنت قد نمقت کتابًا لارسله الی دیار العرب والشام لعلی انصر من تلک الکرام فوجدت مکتوبک فی اسعد الایام وحسبته باکورة جنی العرب وتفألتُ به لاصلاح الشرق والغرب. وتاقت نفسی ان اوطنیؔ[1] الله ثراک لافوز بمراک. یااخی ان علماء هذه الدیار قد اکفرونی ﴿۱۱﴾

[1] اوطنی۔ شمس

وکذبونی ورمونی بالبهتانات. وتمایلوا علیّ باللعن والطعن والهذیانات. فبرئت من تلک العلماء وعلمهم. ولحقت بمن یشک فی سلمهم وانی اری خواطرهم تشابه خواطر الیهود. فی ظن السوء والتجاسر امام الرب المعبود. اصروا علی اکفاری وجاهدوا لاضراری. وکفروا مؤمنا موحدا فی التحریر والتقریر. وما ندموا علی بادرة التکفیر وظنّوا ان الوقت لیس وقت ظهور مجدد یجدّد الدّین. ویرجم الشیاطین. اما رأوا ان الغاسق قد وقب و مهجّة الخیر قد انتقب. والعدوصال علی حصن الاسلام ونقب. واخذ الظلام موضع النور وعقب. وظهر قوم علی الارض یعبد الصّلیب ویتخذ الهًا العبد الضعیف الغریب. و یضل البعید والقریب. مافی یدیهم الا المکر والزور. اوالمال الموفور. فتهوی الیهم العُمی والعُور. ودخل فی شرکهم الزمر والجمهور. وعسی ان یدرک هذا لعطب اکثر المسلمین. ویفنون من ایدی المغتالین. فنظر الله الی الامة المرحومة ووجدهم المستضعفین. فارسل عبدًا من عباده لیجدّد الدّین ویقیم البراهین. یااخی ﴿۱۲﴾ ان هذه الایام لیل دامس. وطریق طامس. فرئ الله تعالی مفاسد هذاالزمان وتطایر فتن الدوران. وظلام الکفر والطغیان وقیام الخلق علی شفاء النیران. فاعطی بفضله مصباحاً یؤمنهم العثار وینیر السّنن والآثار وانی قصّصت علیکم بعض هذه الآلام لتُدرککم رقة علی غربة الاسلام. فانی اراک فتًی صالحًا ومن المخلصین المحبّین وقد اسررتنی بکلمات محبتک وسلّیت باقوال مودتک غریبا مهجور القوم و مورد الطعن واللوم فجزاک اللّٰه ورحمک وهو ارحم الراحمین. آمین

الراقم العبد الضعیف مهجور القوم **غلام احمد** عفی عنه

ایک عالم عرب مکّی کا خط

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصّلوۃ والسلام علی اشرف الخلق اجمعین الی حضرۃ الجناب المحترم المکرم العزیز الاکرم مولانا ومرشدنا وھادینا ومسیح زماننا غلام احمد حفظہ اللہ تعالٰی آمین ثُم آمین یارب العٰلمین. امابعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قد وصلنا کتابکم العزیز و قرئنا وفھمنا مافیہ وحمدنا اللہ الذی انتم بخیر وعافیۃ ویا سیدی اطلب من اللہ ثم من جنابکم العفو والسماح فیما قداخطئت ویا سیدی انا ولدک وخادمک ومحسوب علی اللہ ثم الی جنابکم وان شاء اللہ تعالی انا تبت وعزمت علی ان لا اعود ابدًا ولا اتکلم بمثل الکلام الذی ذکر قط جمّل اللہ حالکم و شکر اللہ فضلکم والسلام ﴿۱۳﴾

الراقم احقر العباد محمد ابن احمد مکّی

قد عجبنی الکلام الذی ذکرتم فی الکتاب. الحمد للہ الذی وعدنی بملاقات جنابکم لا شک ولاریب انک انت من عند اللہ اٰمنا وصدقنا واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین. راقم محمد ابن احمد مکّی

خلاصہ خط ایک عالم عربی سیّد علی ولد شریف مصطفٰے عرب

سید صاحب عرب نے اپنے ایک لمبے خط میں بہت سے اشعار قصیدہ نعتیہ کے طور پر اور ایک لمبی عبارت نثر میں بطور مدح وثنا لکھی ہے چنانچہ اس کی طولانی عبارتوں میں سے یہ عبارت بھی ہے:۔

الی جناب الاجل الناقد البصیر طود العقل الغزیر وکوکب الشرق المنیر ذی الحزم والھام اللہ الکبیر صاحب الالھام رکن الدولۃ الابدیۃ سلطان الرعیۃ

الاسلامیة میرزا غلام احمد. فضائله تلوح کالکوکب فی الأفاق للجاهل والعاقل بحر الندی الذی لا یریٰ له الساحل ومنبع العلوم وآ العطایا التی هی صافیة المناهل. ﴿۱۴﴾

امید کہ کسی دوسرے موقعہ پر اس فاضل عرب کا قصیدہ اور مفصل خط بھی چھاپ دیا جائے گا۔ بالفعل بطور شہادت اسی قدر کافی ہے۔

مسٹر عبداللہ آتھم صاحب وکیل ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب و دیگر عیسائیان کا بصورت مغلوب ہوجانے کے مسلمان ہوجانے کا وعدہ

ہم اس وقت مسٹر عبداللہ آتھم صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ حال پنشنر رئیس امرتسر کا وہ وعدہ ذیل میں لکھتے ہیں جو انہوں نے بحیثیت وکالت ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب وعیسائیان جنڈیالہ مسلمان ہونے کے لئے بحالت مغلوبیت کیا ہے۔ صاحب موصوف نے اپنے اقرار نامہ میں صاف صاف اقرار فرما دیا ہے کہ اگر وہ معقولی بحث کی رو سے یا کسی نشان کے دیکھنے سے مغلوب رہ جائیں تو دین اسلام اختیار کرلیں اور وہ یہ ہے:۔ ﴿۱۵﴾

نقل خط مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۹ رمئی ۱۸۹۳ء

من مقام امرت سر

جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان۔ بجواب جناب کے حجۃ الاسلام متعلق بندہ کے عرض ہے کہ اگر جناب یا اور کوئی صاحب کسی صورت سے بھی یعنی بہ تحدی معجزہ یا دلیل قاطع عقلی تعلیمات قرآنی کو ممکن اور موافق صفات اقدس ربانی کے ثابت کرسکیں تو میں اقرار کرتا ہوں کہ مسلمان ہوجاؤں گا۔ جناب یہ سند میری اپنے ہاتھ میں رکھیں باقی منظوری سے مجھے معاف رکھیئے کہ اخباروں میں اشتہار دوں۔ ﴿۱۶﴾

دستخط۔ مسٹر عبداللہ آتھم صاحب

﴿۱۷﴾

اعلان مباہلہ بجواب اشتہار عبدالحق غزنوی

مورخہ ۲۶ رشوال ۱۳۱۰ھ

ایک اشتہار مباہلہ مؤرخہ ۲۶ شوال ۱۳۱۰ ہجری شائع کردہ عبدالحق غزنوی میری نظر سے گذرا۔ سو اس لئے یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے کہ مجھ کو اس شخص اور ایسا ہی ہر ایک مکفر سے جو عالم یا مولوی کہلاتا ہے مباہلہ منظور ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ القدیر میں تیسری یا چوتھی ذیقعد ۱۳۱۰ھ تک امرتسر میں پہنچ جاؤں گا اور تاریخ مباہلہ دہم ذیقعد اور یا بصورت بارش وغیرہ کسی ضروری وجہ سے گیارہویں ذیقعدہ ۱۳۱۰ قرار پائی ہے جس سے کسی صورت میں تخلف لازم نہیں ہوگا۔ اور مقام مباہلہ عیدگاہ جو قریب مسجد خان بہادر محمد شاہ مرحوم ہے قرار پایا ہے اور چونکہ دن کے پہلے حصہ میں قریباً بارہ بجے تک عیسائیوں سے درباره حقیت اسلام اس عاجز کا مباحثہ ہوگا اور یہ مباحثہ برابر بارہ ۱۲ دن تک ہوتا رہے گا اس لئے مکفّرین جو مجھ کو کافر ٹھہرا کر مجھ سے مباہلہ کرنا چاہتے ہیں دو بجے سے شام تک مجھ کو فرصت ہوگی۔ اس وقت میں بتاریخ دہم ذیقعد یا بصورت کسی عذر کے گیاراں ذی قعد ۱۳۱۰ کو مجھ سے مباہلہ کرلیں اور دہم ذیقعد اس مصلحت سے تاریخ قرار پائی ہے کہ تا دوسرے علماء بھی جو اس عاجز کلمہ گو اہل قبلہ کو کافر ٹھہراتے ہیں شریک مباہلہ ہوسکیں جن سے محی الدین لکھووالے اور مولوی عبدالجبار صاحب اور شیخ محمد حسین بٹالوی اور منشی سعداللہ مدرس ہائی سکول لدہانہ اور عبدالعزیز واعظ لدہانہ اور منشی محمد عمر سابق ملازم ساکن لدہانہ اور مولوی محمد حسن صاحب رئیس لدہانہ اور میاں نذیر حسین صاحب دہلوی اور پیر حیدر شاہ صاحب اور حافظ عبدالمنان وزیرآبادی اور میاں عبداللہ ٹونکی اور مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی شاہ دین صاحب اور مولوی مشتاق احمد صاحب مدرس ہائی سکول لدہانوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی محمد علی واعظ ساکن بوپران ضلع گوجرانوالہ اور مولوی محمد اسحٰق اور سلیمان ساکنان ریاست پٹیالہ اور ظہور الحسن سجادہ نشین بٹالہ اور مولوی محمد ملازم مطبع کرم بخش لاہور وغیرہ اور اگر یہ لوگ باجود

﴿۱۸﴾

پہنچنے ہمارے رجسٹری شدہ اشتہارات کے حاضر میدان مباہلہ نہ ہوئے تو یہی ایک پختہ دلیل اس بات پر ہوگی کہ وہ درحقیقت اپنے عقیدہ تکفیر میں اپنے تئیں کاذب اور ظالم اور ناحق پر سمجھتے ہیں بالخصوص سب سے پہلے شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنۃ کا فرض ہے کہ میدان میں مباہلہ کیلئے تاریخ مقررہ پر امرتسر میں آجاوے کیونکہ اس نے مباہلہ کے لئے خود درخواست بھی کردی ہے اور یاد رہے کہ ہم بار بار مباہلہ کرنا نہیں چاہتے کہ مباہلہ کوئی ہنسی کھیل نہیں ابھی تمام مکفّرین کا فیصلہ ہوجانا چاہئے پس جو شخص اب ہمارے اشتہار کے شائع ہونے کے بعد گریز کرے گا اور تاریخ مقررہ پر حاضر نہیں ہوگا آئندہ اس کا کوئی حق نہیں رہے گا کہ پھر کبھی مباہلہ کی درخواست کرے اور پھر ترک حیا میں داخل ہوگا کہ غائبانہ کافر کہتا رہے اتمام حجت کے لئے رجسٹری کرا کر یہ اشتہار بھیجے جاتے ہیں تا اس کے بعد مکفّرین کو کوئی عذر باقی نہ رہے اگر بعد اس کے مکفّرین نے مباہلہ نہ کیا اور نہ تکفیر سے باز آئے تو ہماری طرف سے ان پر حجت پوری ہوگئی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ مباہلہ سے پہلے ہمارا حق ہوگا کہ ہم مکفّرین کے سامنے جلسہ عام میں اپنے اسلام کے وجوہات پیش کریں۔

والسلام علی من اتبع الھُدیٰ.

المشتھر خاکسار میرزا غلام احمد۔ ۳۰ شوال ۱۳۱۰ھ

﴿۱۹﴾

اتمام حجت

اگر شیخ محمد حسین بٹالوی دہم ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو مباہلہ کے لئے حاضر نہ ہوا تو اسی روز سے سمجھا جائے گا کہ وہ پیشگوئی جو اس کے حق میں چھپوائی گئی تھی کہ وہ کافر کہنے سے توبہ کرے گا پوری ہوگئی بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ اے خداوند قدیر اس ظالم اور سرکش اور فتّان پر لعنت کر اور ذلّت کی مار اس پر ڈال جواب اس دعوت مباہلہ اور تقرّری شہر اور مقام اور وقت کے بعد مباہلہ کے لئے میرے مقابل پر میدان میں نہ آوے اور نہ کافر کافر کہنے اور سب اور شتم سے باز آوے۔ آمین ثم آمین۔

یاایھاالمکفّرون تعالوا الی امر ھو سنۃ اللّٰہ و نبیہ لافحام المکفّرین المکذّبین. فان تولیتم فاعلموا ان لعنۃ اللّٰہ علی المکفّرین الذین استبان تخلفھم و شھد تخوفھم انھم کانوا کاذبین. المشتھر مرزا غلام احمد قادیانی

اس میں تمام علماء مکفّرین کو بہ تقرری تاریخ دہم ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ بمقام امرتسر مباہلہ کیلئے بلایا گیا ہے۔